بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاقی شرعی عدالت - اسلام آباد

(اپیل اختیار سماعت)

روبروئے :-

جناب جسٹس سردار فخر عالم صاحب جج

جناب جسٹس مولانا ملک غلام علی صاحب جج

جناب جسٹس مولانا محمد عبدالقدوس قاسمی صاحب جج

فوجداری اپیل نمبر ۶۱ /آئی آف ۱۹۸۳ء

مسماۃ کندن مائی ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، اپیلانٹ

بنام

سرکار ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، مسئول الیہ

وکیل برائے اپیلانٹ ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، سید اصغر حسین سبزواری ایڈووکیٹ

وکیل برائے سرکار ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، محمد اسلم انس صاحب ایڈووکیٹ

تاریخ ادخال ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، ۱۰-۳-۱۹۸۳

تاریخ سماعت ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، ۱۹-۲-۱۹۸۵

تاریخ انفصال ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، ۲۵-۳-۱۹۸۵

****

فیصلہ :

22

مولانا محمد عبدالقدوس قاسمی ، جج :-

اس مقدمہ کی سماعت اس عدالت کے ڈویژنل بینچ کے سامنے ہوئی ، دوران سماعت ایک سوال حل طلب پیش آیا - جس کے بارے میں یہ مناسب سمجھا گیا کہ فل بینچ سے اس کا جواب حاصل کیا جائے - سوال مندرجہ ذیل ہے -

"کیا ایک عورت جس نے ایک عدالت سے یک طرفہ طلاق کی ڈگری حاصل کی ، اور اس کے بعد عدت کی مدت پوری کئے بغیر دوسرے مرد سے نکاح کیا ، کیا وہ دفعہ ۱۰ (۲) زنا آرڈیننس (نفاذ حدود) مجریہ ۱۹۷۹ء کے تحت مجرم قرار دی جا سکتی ہے - جب کہ اس کی یکطرفہ ڈگری بھی بعد میں منسوخ ہوئی "

بینچ مقدمہ کی رپورٹ پڑھنے اور وکلاء کے دلائل سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ مندرجہ بالا سوال کا جواب اثبات میں ہے - کیونکہ عدت میں نکاح فاسد ہے - اور قانون بالا کی دفعہ ۴ کے تحت قابل تعزیر ہے -

تفصیلی بحث حسب ذیل ہے -

جہاں تک ڈگری کے منسوخ ہونے کا تعلق ہے - سر دست وہ اس سوال سے لا تعلق ہے - ڈگری منسوخ نہ بھی ہوتی تو بھی عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں -

شریعت میں حنفی فقہا کے مطابق نکاح کی تین قسمیں ہیں -

نکاح صحیح ،

نکاح فاسد ،

نکاح باطل ،

نکاح صحیح وہ ہے جس میں نکاح کے ارکان اور اس کے تمام شروط پائے جاتے ہوں -

23

نکاح باطل ایسا نکاح ہے جس میں نکاح کے بنیادی ارکان مفقود ہوں - اس لئے وہ کالعدم ہے اور اس پر کوئی نتیجہ یا حکم مرتب نہیں ہوتا -

نکاح فاسد ، وہ ہے جس میں ایسی شروط پائی جاتی ہوں - جس کی وجہ سے اس کی صحت باقی نہیں رہتی - جب بھی حاکم کے سامنے وہ پیش ہو ، حاکم اسے ختم کر دے - تا ہم ایسے نکاح کے بعض اثرات باقی رہتے ہیں - مثلاً یہ کہ مرد کے ذمہ عورت کا کچھ معاوضہ (مہر وغیرہ) لازم آ جاتا ہے - اور اگر اس دوران کوئی بچہ پیدا ہو جائے تو وہ اس مرد کی طرف منسوب ہو گا -

موجودہ صورت حال یہ ہے کہ عورت نے ایک دفعہ یکطرفہ ڈگری حاصل کی ہے - پھر عدت کے اندر دوسرے خاوند سے نکاح کیا ہے - پھر پہلے خاوند نے یک طرفہ ڈگری کو ختم کیا ہے -

بلا شبہ یک طرفہ طلاق کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اگر عورت کسی دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کر کے رہیگی ، تو وہ ناجائز تعلق کی مرتکب نہیں ہوتی - بشرطیکہ یک طرفہ ڈگری کے بعد نکاح عدت گزرنے کے بعد کیا جائے - پھر اگر یک طرفہ ڈگری دوبارہ ختم کر دی جائے تو جب تک ان کو ڈگری کے منسوخ ہو جانے کا علم نہیں ہوتا ، ان کا باہمی رہنا قانوناً جائز شمار ہوتا ہے - ان دونوں کا باہمی نکاح اور رہنا سہنا اس وقت جرم شمار ہو گا ، جب کہ ان کو پہلی حاصل کردہ یکطرفہ ڈگری کے منسوخ ہو جانے کا علم ہو جائے -

لیکن واقعہ موجودہ میں جبکہ دوسرا نکاح عدت کے اندر ہوا ہے - یہ نکاح فاسد ہے - اور شرعاً قابل تنسیخ ہے - یہ نکاح صحیح نہیں - اس نکاح فاسد کو نکاح صحیح میں تبدیل کرنے کے لئے عدت کے بعد تجدید کی ضرورت ہوتی ہے - جب تک عدت گزارنے کے بعد میاں بیوی از سر نو نکاح نہیں کریں گے وہ ناجائز مباشرت کے مرتکب شمار ہوں گے -

اب ہم اصل سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں - کہ کیا عدت کے

24

آرڈیننس ہفتم آف ۱۹۷۹ ، اندر نکاح اور مباشرت زیر دفعہ ۱۰ (۲) قابل سزا جرم ہے یا نہیں ؟

اس سوال کا جواب متذکرہ قانون کی دفعہ ۴ ، دفعہ ۵ ، دفعہ ۱۰ (۱) و (۲) کے الفاظ سے مل جاتا ہے ۔ دفعہ ۴ کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک مرد اور عورت کے بارے میں یہ کہا جائیگا کہ انہوں نے زنا کیا ہے ، اگر انہوں نے ارادۃً باہم جنسی مباشرت کی ہو ، بغیر اس کے کہ ان کا باہم نکاح صحیح طور پر ہوا ہو ، (validly married)

جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا ہے ۔ نکاح صحیح (valid marriage) کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے ، جب اس میں نکاح کے تمام شروط پائے جاتے ہوں ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا نکاح فاسد ہے ۔ جسے (valid marriage) نہیں کہا جا سکتا ۔ اس لئے اس دوران باہم جنسی مباشرت اس دفعہ کے تحت زنا کی تعریف میں آتی ہے ۔ اس لئے یہ قابل سزا جرم ہے ۔

اب اس قانون کی دفعہ ۵ ، (حد کی سزا) کے مندرجہ ذیل الفاظ پر نظر ڈالیں ۔

ا۔ زنا قابل سزائے حد تب ہوگی ۔ جب (۱) اس کا مرتکب ایسا مرد ہو ، جو بالغ ہو ، عاقل ہو اور ایسی عورت کے ساتھ اس نے جرم کا ارتکاب کیا ہو ، جس کا نکاح اس کے ساتھ نہیں ہوا ۔ اور اس کو اپنے بارے میں یہ شبہ بھی نہیں ہے کہ اس کا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے ۔

یہاں مرتکب زنا کے بارے میں دونوں اشخاص کو مستثنی قرار دیا ہے ، وہ بھی جس نے اس عورت کے ساتھ نکاح کیا ہو ، اور وہ بھی جسے نکاح کا شبہ ہو ۔

دفعہ ۱۰ ، (۱) زنا مستحق تعزیر کے متعلق ہے ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں ۔

(دفعہ ۷ کے مندرجات کی شرط کے ساتھ) جو شخص ایسے زنا یا زنا بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے ۔ جو مستوجب حد نہیں ۔ یا جس کے بارے میں ثبوت اس شکل میں مہیا نہیں ہوتا جس کی تفصیل دفعہ ۸ میں دی گئی ہے ، اور مدعی کو حد قذف کی سزا بھی نہ دی گئی ہو ۔ یا جس کے لئے اس قانون کے تحت کوئی حد کی سزا نہ دی جا سکے ۔

تو ایسا شخص مستحق تعزیر ہو گا۔

دفعہ ۱۰ (۲) میں کہا گیا ہے کہ جو شخص قابل تعزیر زنا کا مرتکب ہو گا ، اسے کم از کم چار سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال قید با مشقت اور ۳۰ کوڑوں کی سزا دی جائے گی - اور وہ جرمانے کا بھی سزاوار ہو سکتا ہے -

مندرجہ بالا الفاظ سے واضح ہے کہ جہاں دفعہ ۵ میں نکاح کے شبہ کا ذکر کیا گیا ہے ، دفعہ ۱۰ (الف) و (۲) میں ایسے شبہ کا ذکر نہیں یہ اس امر کا واضح ثبوت ہے ، کہ حد کے بارے میں قانون ایسے شخص کو بھی جس کو اپنے بارے میں شبہ نکاح ہو (بشمول نکاح فاسد) حد سے بچا لیتا ہے۔ لیکن تعزیر کے بارے میں شبہ نکاح کا ذکر اس لئے چھوڑ دیا گیا ہے ، کہ شبہ نکاح کے باوجود یہ شخص مجرم مستحق تعزیر ہے۔ اگر اس نے صحیح نکاح کے بغیر اس عمل کا ارتکاب کیا ہے - اس بارے میں سپریم کورٹ کے غلام شبیر بنام سرکار کے مقدمہ میں جسٹس شفیع الرحمن صاحب کا فیصلہ پوری وضاحت کر دیتا ہے -

In Section 4 while defining Zina the word 'marriage' has been qualified by another word "validly", while in Section 5 Zina liable to hadd the word ' marriage' is used without such qualification. A valid marriage has been defined as 'marriage' contracted and solemnized in accordance with Shariah with all its constituents and conditions, without any legal impediment" (Dr.Tanzilur Rehman), A Code of Muslim Personal Law). Even Mulla's Mohammedan Law recognizes the distincition of valid and invalid marriage and in the category of invalid marriages are placed the irregular marriage, it ceases to be a valid marriage. On no principle of interpretation of statutes can this significant qualifying word "validly" be ignored, treated as redundant or a surplusage.

دفعہ ۴ ، میں زنا کی تعریف میں نکاح کے ساتھ لفظ (validly)

٢٨

شرط لگائی گئی ہے ، حالانکہ دفعہ ۵ ، میں زنا مستحق تعزیر میں
نکاح کے ساتھ یہ قید نہیں لگائی گئی -

نکاح صحیح کی تعریف یہ ہے -

" وہ ایسا نکاح ہے جو شریعت کے مطابق اس کے تمام ارکان اور شرائط کے ساتھ کسی قانونی نقص کے بغیر منعقد ہو "

(تنزیل الرحمان ، اے کوڈ آف مسلم پرسنل لاء)

ملا اپنی کتاب محمڈن لاء میں بھی نکاح کی صحیح اور غیر صحیح دو قسمیں بیان کر کے غیر صحیح نکاح کی دو قسمیں نکاح فاسد اور نکاح باطل قرار دیتا ہے - نتیجتاً جس لمحہ فاضل وکیل یہ قبول کر لیتا ہے کہ یہ نکاح فاسد (Invalid) تھا ، نکاح صحیح باقی نہیں رہتا - تشریح قانون کے کسی اصول کے مطابق بھی اس اہم شرط (validly) کو نظر انداز کر کے بے کار اور فاضل قرار نہیں دیا جا سکتا - اس کو اپنے معنی اور پورا اثر دینا ضروری ہے - اس لئے یہاں قانون نکاح صحیح کا مطالبہ کرتا ہے - نکاح فاسد قانون سے بچنے کا کوئی موقع مہیا نہیں کر سکتا -

(۱۹۸۳ ، ایس ، ایم ، آر صفحہ ۹۲۵)

سپریم کورٹ کا فیصلہ محمد اعظم بنام محمد اقبال میں مندرجہ بالا فیصلہ کا حوالہ دیکر جناب جسٹس ظلہ صاحب فرماتے ہیں ، کہ نکاح کا صحیح ہونا زنا یا زنا بالجبر مستحق تعزیر کی مدافعت کے لئے ضروری شرط ہے - اور لفظ صحیح کی پابندی کو پورے معنی دینا ضروری ہے - اسے فاضل لفظ قرار نہیں دیا جا سکتا - نکاح فاسد ملزم کو کوئی حفاظت نہیں دے سکتا -

(پی ، ایل ، ڈی ۱۹۸۳ سپریم کورٹ ص ۲۷ ۱)

محمد عارف بنام سرکار کے فیصلے میں جناب جسٹس مولانا ملک غلام علی صاحب فرماتے ہیں -

27

قرآن و حدیث سے یہ بات صراحت کے ساتھ ثابت ہے ۔ کہ خلوت صحیحہ اور طلاق کے بعد جب تک عدت نہ گزر جائے عورت طلاق دہندہ کے نکاح سے مکمل طور پر خارج ہو کر کسی دوسرے مرد کے لئے حلال نہیں ہو سکتی ۔ گویا کہ سابق نکاح کا ازالہ عدت گزرنے سے پہلے نہیں ہوتا ۔

(پی ، ایل ، ڈی ۱۹۸۲ء ، ایف ، ایس ،سی ص ۲۹۳)

اس سے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے مرد کی منکوحہ کو اگر سابق خاوند طلاق بھی دیدے تو جب تک عورت کی عدت نہ گزر جائے وہ اس مرد کی ایک گونہ بیوی ہی شمار ہوگی ۔ اور کسی دوسرے مرد کا اس سے نکاح کرنا گویا ایک عورت کا بیک وقت دو مردوں کے نکاح میں رہنا ہے ۔

مندرجہ بالا سے واضح ہے کہ آرڈیننس نمبر ۷ ء مجریہ ۱۹۷۹ء کی منشاء اور سپریم کورٹ اور خود اسی عدالت کے فیصلوں کے مطابق عدت میں نکاح صحیح نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے اس نکاح کے تحت مباشرت کا مرتکب زیر دفعہ ۱۰(۲) مستحق سزا ہے ۔

افتخار بنام غلام کبریا (پی ایل ڈی ، ۱۹٦۸ء ایل اے آر ، صحفہ ۵۸۷) کے فیصلے میں جناب جسٹس سجاد احمد اور جسٹس محمد اکرم صاحب فرماتے ہیں ۔

There is no hadd (the specific punishment for zina) on invalid marriage but the parties to it do not go unpunished for the offence committed by them. They are liable to be corrected by tazir (discretionary punishment, which may be extremely severe depending upon the circumstances ofsuch case).

نکاح فاسد (invalid marriage) میں حد (زنا کی مخصوص سزا) نہیں ہوگی ۔ لیکن اس نکاح کے طرفین اپنے اس جرم کے لئے جس کے

28

وہ مرتکب ہوئے سزا پائے بغیر چھٹکارا نہیں پائیں گے - ان کو تعزیر کی سزا مل سکتی ہے - (ایک قاضی یا حاکم کی مرضی پر دی جانے والی سزا جو موقع اور حالات کے مطابق انتہائی سخت ہو سکتی ہے)

اب فقہی کتابوں کے کچھ اقتباسات پیش خدمت ہیں -

۱- "تزوج بمحرمه او منكوحة الغير او معتدته ووطئها ظانا الحل لايحد و يعزر "

کسی شخص نے کسی ایسی عورت کے ساتھ جو اس کی محرم ہو یا دوسرے شخص کے نکاح میں ہو یا دوسرے شخص کی عدت میں ہو ، نکاح کر لیا اور یہ سمجھ کر اس کے ساتھ مباشرت کی کہ یہ میرے لئے جائز ہے - تو اس کو حد کی سزا نہیں دی جائے گی - بلکہ تعزیر کی سزا دی جائے گی -

(درمختار بحاشیہ ردالمختار ۳: ۱۶۹)

۲- " للزنى الموجب للحد شروط يجب توافرها حتى "
"يقام الحد ، فان انعدم احدها او اختل سقط"
" وعلى ذلك ما اذا قامت شبهة درئ بسببها الحد "
"لكنه مع ذلك قد ارتكب معصية تستوجب التعزير "

(الدكتو عبدالعزيز عامر : التعزير فى الشريعة الاسلامية مدہ ۱۵۰ ص: ۱۷۸)

(زنا مستوجب حد کے کچھ شرائط ہیں - جن کا پایا جانا حد قائم کرنے کے لئے ضروری ہے - اگر کوئی ایک شرط موجود نہ ہو یا ناقص ہو تو حد ساقط ہو جائے گی - اس بناء پر جب کبھی شبہ پایا جائے گا اس وقت مرتکب جرم سے حد ہٹائی جائے گی اس کے باوجود اس جرم کا مرتکب ایسے گناہ کا مرتکب ہوا ہے ، جس کی سزا تعزیر ہے -

(الدكتور عبدالعزيز عامر : التعزير فى الشريعة الاسلامية ص ۱۷۸)

۳۔ یہی مصنف دوسری جگہ لکھتا ہے ۔

" یشترط لاقامة حد الزنی الا یکون للرجل شبہة تدرالحد فان وجد شیء من ذلک سقط الحد عن الجانی ، لکنہ قد یعزر لارتکابہ جریمة لیست فیھا عقوبہ مقدرة "

(حد کو جاری کرنے کے لئے شرط ہے کہ مرتکب کے پاس کوئی ایسا شبہ نہ ہو جوحد کو ہٹانے والا ہو ۔ اگر شبہ پایا گیا تو مرتکب سے حد کو ہٹا یا جائے گا ۔ لیکن اس کوتعزیر کی سزا دی جائے گی ۔ کیونکہ وہ ایسے جرم کا مرتکب ہوا ہے ۔ جس کے لیے شریعت نے سزا متعین نہیں کی ہے ۔ اور اس جرم کی سزا حاکم کی صوابدید پر موقوف رہتی ہے ۔)

(ایضاً صفحہ ۱۷۸ باختصار)

۴۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۷۹ پر اس مصنف نے امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے باہمی اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ اور بتایا ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کیا ہو جو اس کے لیے حلال نہیں ، پھر اس کے ساتھ مباشرت کی اور اس دوران اسے اس کے حرام ہونے کا پتہ ہو تو اس کوحد لگائی جائے گی ۔ تاہم امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ چونکہ شکل نکاح کی پائی گئی ۔ اسلئے حد قائم نہیں ہوگی ۔ یہی حکم اس نکاح کا بھی بیان کیا ہے جہاں کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیا ، یہ عورت دوسرے شخص کی عدت میں تھی ۔ اور ابھی اس کی عدت پوری نہیں ہوئی تھی ، اور اس نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ۔

۵۔ رجل تزوج امرءة ممن لایحل لہ نکاحھا فدخل بھا لا حد علیہ سواء کان عالما بذلک او غیر عالم ولکنہ یوجع عقوبة اذا کان عالما بذلک وعند ابی یوسف و محمد رح اذا کان عالماً بذلک فعلیہ الحد فی ذوات المحارم وکل امرءة اذا کانت

ذات زوج او محرمة علیه علی التابید

(اگر کبھی شخص نے ایسی عورت سے نکاح کر لیا جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے جائز نہیں ، اور اس کے ساتھ ہم بستری کی - تو اس پر حد جاری نہ ہو گی ۔ چاہے اسے اس نکاح کے ناجائز ہونے کا علم ہو یا نہ ہو - تاہم اگر اسے علم ہو ، اسے درد ناک سزا تعزیراً دی جائیگی - اور امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر اسے حرام ہونے کا علم ہو اور اس نے محرم یا شوہر والی عورت یا ام عورت کے ساتھ نکاح کر کے ہم بستری کی ، تو اس پر حد لگائی جائیگی -)

تقریباً یہی مضمون فتح القدیر جلد ۴ ، ص ۲۷۰ پر بھی بیان ہوا ہے -

۶- "رفع الی عمر بن الخطاب امرأة تزوجت فی عدتہا فقال ہل علمتما فقالا : لا! قال لو علمتما لر جمتکما فجلدہ اسوا طاثم فرق بینہما "

(حضرت عمر بن الخطاب کے ہاں ایسی عورت پیش ہوئی - جس نے عدت کے دوران دوسرے خاوند سے نکاح کیا تھا - حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا تم دونوں کو یہ معلوم تھا کہ یہ کام ناجائز ہے - انہوں نے کہا " نہیں " حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر تم دونوں (میاں بیوی) کو اس فعل کے حرام ہونے کا علم ہوتا تو میں دونوں کو سنگسار کراتا - اس کے بعد انہوں نے مرد کو کوڑے لگائے ، اور دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا)

(ابن قدامہ المغنی ۸: ۱۸۳)

ایک امر یہ بھی پیش نظر رکھنا مناسب ہے کہ حنفیہ جہاں زنا کا ذکر کرتے ہیں - وہاں زنا سے وہی زنا مراد لیتے ہیں جو موجب حد ہو - اور اس لئے ان کے ہاں ایسی عبارت بھی مل جاتی ہے کہ نکاح فاسد میں مجامعت زنا نہیں - اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مستوجب حد جرم نہیں - اس لئے ان عبارتوں میں جو ہم نے اوپر پیش کیں نکاح کا ذکر تو ہے

۳۱

اور زنا کے الفاظ نہیں - اس لئے کہ اگر وہ اسے زنا کہہ دیں تو خود بخود مستوجب حد جرم تصور ہو گا۔

چونکہ حد نہایت سخت سزا ہے ، جوبسا اوقات سنگساری کی شکل اختیار کر سکتی ہے- اس لئے فقہا عموماًاور حنفیہ خصوصًا اس کے لگانے میں احتیاط کرتے ہیں - اور شبہ کا معمولی عذر بھی اس کو ہٹانے کے لئے قبول کرتے ہیں - تعزیر کے بارے میں اس احتیاط کی ضرورت نہیں - کیونکہ تعزیری سزا نسبتاً نرم بھی ہوتی ہے- اور اس کے اجرا میں قاضی کو وسعت کے ساتھ اختیار حاصل ہے- اس کے علاوہ اس عہد میں ارتکاب فواحش ایسا عام نہ تھا کہ تعزیری سزاوں کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی - اور نہ ہی تعزیری سزاؤں کی تفصیلات بیان کرنا ضروری تھا- اس لئے فقہا کی عبارتوں میں تعزیری سزاوں کا ذکر بھی بہت کم ملتا ہے -

موجودہ دور میں فواحش کا ارتکاب کھلم کھلا ہونے لگا ہے- اس لئے نہ صرف موجودہ قانون حدود میں بلکہ دوسرے ان قوانین میں بھی جو مجموعۂ تعزیرات پاکستان میں مندرج ہیں ، اور ایک گونہ موجودہ قوانین حدود کا ضمیمہ بھی ہیں - تعزیرات کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں - اس ضرورت کے پیش نظر آرڈیننس (نفاذ حدود) مجریہ ۱۹۷۹ء میں "زنا" کی تعبیر دفعہ ۴ ، میں ایسی کی گئی ہے ، جس میں صحیح نکاح کے بغیر باقی تمام صورتیں زنا کی تعریف میں شامل رہتی ہیں- اور دفعہ ۵ میں جہاں مستوجب حد کا ذکر ہے وہاں ایسی بدکاری کو جو شبہ کی بناء پر عمل میں آئی ہو ، حد کی سزا سے مستثنی کردیا گیا ہے-

حکومت مصر نے وزارت عدل ، اراکین پارلمنٹ ، اور علما ، ازہر کے اشتراک کے ساتھ ایک کمیٹی بنائی کہ وہ قوانین کو اسلامی رنگ میں ڈھال دے - اس کمیٹی نے دیگر قوانین کے ساتھ قوانین جرائم کا بھی ایک مسودہ تیار کیا ہے- جس کی کچھ دفعات جرم زنا سے متعلق ہیں - اس مسودہ کی دفعہ ۱۱٦ کی عبارت ہے -

" یقصد بالزنا کل وطئی بین رجل وامرءة بالغین فی غیر زواج صحیح ولا شبهة زواج "

32

(زنا سے مراد وہ ہم بستری ہے جو بالغ مرد اور
بالغ عورت کے درمیان ہو - جبکہ دونوں کا باہم صحیح
نکاح نہ ہوا ہو ، اور نہ نکاح کا شبہ ہو)

(اقتراح بمشروع قانون العقوبات
ص ۱۴)

اس کے بعد اس مسودہ کی دفعات ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ جرم زنا مستوجب حد مندرجہ دفعہ ۱۱۶ کے وسیلہ اثبات اور سزا کے بارے میں ہیں - پھر دفعہ ۱۲۱ میں یہ بیان ہوا ہے کہ اگر جرم کے وہ ارکان پائے نہ جائیں جو دفعہ ۱۱۶ میں ہیں (گویا فقہا کی اصطلاح اور اس مسودہ کی عبارت کے مطابق زنا موجود نہ ہو - تاہم جرم دوسری شکلوں میں موجود ہو) یا اس جرم زنا کے اثبات کے لئے دلائل (شہادت یا اقرار) ناقص ہوں - تو پھر ان سزاوں کے علاوہ جو اس مسودہ کی دوسری دفعات یا دوسرے قوانین میں درج ہیں ، ۵۰ سے ۸۰ تک کوڑوں کی سزا دی جائیگی -

گویا جو بات یہاں دفعہ ۱۳ اور دفعہ ۱۰ وغیرہ میں ہے وہی بات وہاں دفعہ ۱۲۱ اور دوسری میں آئی ہے - اور وہاں کی دفعہ ۱۱۶ کی بات یہاں دفعہ ۵ میں ہے -

چونکہ مصر کے اور ہمارے حالات ہم شکل ہیں - اس لئے ہمارے قانون حدود میں بھی ، اور مصر کے اس مسودہ میں بھی ان صورتوں کے لئے بھی تفصیلاً تعزیری سزائیں بیان ہوئی ہیں - جہاں حد قائم نہ ہوسکے ، اور معمولی شبہ کی بنا پر مجرم حد کی سزا سے چھٹکارا حاصل کرے ، تاہم فراہم شدہ ثبوت کی بناء پر حاکم کو یہ اطمینان ہو کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا ہے -

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ عدت کے اندر کسی دوسرے خاوند کا عورت کے ساتھ نکاح کرنا قانون کی رو سے بھی

33

اور فقہی دلائل کی رو سے بھی جرم ہے اور مستحق تعزیر ہے ۔

M Abdul Quddus
جج پنجم

Aftab Alam
جج اوّل

غلام علی
جج چہارم

Announced on 25-4-85

اسلام آباد

بتاریخ ۱۹۸۵-۳-۲۵

/غلام رسول /*